ہری پور میں نسائی ادب کا اہم ستارہ

An important star of women's literature in Haripur

Javeria Aziz

Lecturer in GPGC for Women Haripur

Abstract

Sayyeda Bakhtawar shah Shafaq's collection of poems has a lot of good traits and many characteristics of effective poetry. In Haripur, there is a dire need of an experienced poetess like her before. This essential necessity was fulfilled by her beautiful poetry having the qualities of thought provoking subjects creativity and impact on messes. The different aspect of her poetry are about the relationship of life with this material world, exploring the mysteries of humanity prevailed throughout the global and separation of the cherished people as well as of the things and how much impressive their separation is for the inhabitants here. Her poetry also deals with human social issues and their recognition in a unique way. Melody and cynicism are also presented by her verses. Her innocence and simplicity of nature shine through her work. She portrays ups and down and many bitter realities of human life but not in a convention way aspeactised by others.

Key words:-

Sayyeda Bakhtawar shah Shafaq, poetry, social issues, sensitive person, love, humanity

جب کسی برہن کی ہوک مجسم ہوتی ہے تو وہ شفق شام کا خون آلودہ پیرہن زیب تن کرتے ہوئے افق شعر پر اپنی زینت آرائی کا سامان کچھ اس ادا سے کرتی ہے کہ ہر چشم جمال پسند شیرہ ہوتی ہوئی نظر آتی ہے- سرزمین پر نسائی ادب میں اہم اضافہ سیدہ بختاور شاہ شفق کا شعری مجموعہ "محور سے نکل گیا ستارہ" اپنی رمزیت کے اعتبار سے بروگ کی جملہ کیفیات کا احاطہ کرتا ہے جس میں آپ نے غزلیں، نظمیں اور گیت لکھ کر اپنے سلیقے، شائستگی اور بے ساختگی سے اپنی باطنی کیفیات کو مترشح کیا ہے وہ حیران کن ہونے کے ساتھ احساس شادمانی کا باعث بھی ہے ڈاکٹر وزیر آغا اپنی کتاب "اردو شاعری کا مزاج" میں لکھتے ہیں

اردو شاعری بنیادی طور غزل، نظم اور گیت پر مشتمل ہے یہ تینوں اصناف نہ صرف انسانی سائیکی کے تدریجی ارتقاء کی بھی عکاس ہیں بل کہ ہندوستان کے ثقافتی، تہذیبی زندگی کے تدریجی ارتقاء کی بھی عکاس ہیں باقی اصناف کے امتزاج سے وجود میں آتی ہیں-

ہری پور ہزارہ میں ایک پر گو شاعرہ کی کمی بڑی شدت سے محسوس ہوتی تھی لیکن سیدہ بختاور شاہ نے مکمل انہماک اور اخلاص کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسی خوبصورت شاعری کی جو اپنے موضوعات، فن اور تاثیر کے اعتبار سے قابل رشک ہے- آپ زندگی کے کٹھن مرحلوں سے گزرنے کے باوجود ایک ایسے قریہء خواب میں لے جاتی ہیں جہاں امید کی جھلک صاف نظر آتی ہے جس میں آپ اک شخصی وقار، متانت، وفاشعاری اور خودداری نمایاں نظر آتی ہے—

مرے ساتھ چل دشت کے سفر میں

تجھے زندگی آزما کر تو دیکھیں

میرا رستہ جہاں تمام ہوا

کیا زمین کا وہی کنارہ تھا

اک عادت تو خاص ہے ہم دیوانوں کی

دیئے جلائے رکھتے ہیں طوفانوں میں

سیدہ بختاور شاہ کی شاعری کے موضوعات بالعموم حیات و کائنات اور اس کے اسرار کی کھوج کے متعلق ہیں حیات انسانی اور جسم کے اندر ہونے والی شکست وریخت، ذھنی افکار و محسوسات وغیرہ ان کی شاعری میں ایسی فضا پیدا کرتی ہے جو کہیں دکھائی نہیں دیتی وہ شاعری میں فراق کی کیفیات اور ہجر کی کیفیات جسم کو جلا کر دیتی ہیں۔

فاصلہ یہ صدیوں کا یوں مٹا بھی سکتے ہیں

تم پکارتے تو ہم واپس آ بھی سکتے تھے

شب تاریک کے زنداں میں بسر ہو جاتی

میری قسمت میں اگر ایک بھی تارا ہوتا

شفق جانے کیوں رک گئی تھی میں اس دن

صدا دے کے اس کو بلاتے بلاتے

وہ اپنی شاعری کے ذریعے کرب انگیز احساسات، تعمیر ذات کے رجائی پہلو دکھاتی ہیں اور یہی رجائیت ان کی بلند حوصلگی کی نشانی ہے اس طرح وہ اپنی ذات کی شیرازہ بندی کا اہتمام کرتے ہوئے آئینے کی بنیاد رکھتی ہیں جس میں مسکراتے ہوئے پھولوں کا عکس آمد بہار کے رنگ بکھیرتا نظر آتا ہے۔

رنگ پھیکے نظر آتے ہیں مجھے دنیا کے

دل کے آئینے میں کچھ داغ ہیں دھو لینے دو

دامن تر کو نچوڑا ہے ابھی میں نے

پھر تسلی سے مجھے بیٹھ کے رو لینے دو

سیدہ بختاور شاہ کی شاعری روایتی رکھ رکھاؤ کے ساتھ کلاسیکی سانچوں میں ڈھل کر صورت پذیر ہوتی ہے وہ دقیانوس انداز فکر اور نام نہاد سماجی حدود و قیود سے آزاد ہیں۔ مضامین کا تنوع، راستی و تقدس، کیف و تاثر، عصری تقاضوں سے آگاہی و ہم آہنگی، سماجی مسائل کا شعور و ادراک، فنی پختگی، ندرت خیال، بلا کی غنائیت اور ترنم ان کی شاعری کو حیران کن حد تک قبول خاطر اور پر اثر بنا دیتا ہے۔ ڈاکٹر سفیان صفی آپ کے متعلق لکھتے ہیں

مجھے سیدہ بختاور شاہ شفق کی بروگ اسی لیے دل آویز ٹھہرا کہ اس نے اسے تخلیقی سطح پر برتتے ہوئے اظہار ذات کا ایک معتبر حوالہ بنا دیا اس شعری مجموعے کا نام "محور سے نکل گیا ستارہ" اپنی رمزیت کے اعتبار سے بروگ کی جملہ کیفیات کا احاطہ کرتا ہے اس کا تخلص "شفق" کی استعاراتی معنویت میں بھی جہاں شفق شام سے وابستہ جملہ جمالیاتی پہلوؤں کے امکانات واضح ہوتے ہیں وہیں درازی شب ہجراں کی الم انگیز کیفیات بھی صف بستہ ہو کر باطنی معرکہ آرائی کی ترجمانی کا فریضہ بطریق احسن سر انجام دیتی ہیں مجھے شفق کے قلب حزیں کی گرافتگی کا احساس قدم قدم پر ہوا۔

بختاور شاہ ایک نئی شان، نئی قدرت اور نئے جہاں معنی کا مظہر اپنے لفظوں میں یوں بیان کرتی ہیں کہ شاعری میں سطحیت اور تصنع نہیں ملتا بل کہ جذباتی خلوص اور سچائی کا جوہر تو ملتا ہے سادگی اور معصومیت کی ایک انفرادی شان ہر جگہ جھلکتی ہے ایک خاتون ہونے کے ناطے آپ مشرقی عورت کی مظلومیت خواتین کے سماجی مسائل، ان کے حقوق اور معاشرے میں ان کی عزت و توقیر کے لیے موثر اظہار پر مشتمل شاعری کرتی ہیں- انسانیت پر ہونے والے مظالم، بالخصوص نسائیت کے حوالے سے امتیازی سلوک کا پردہ چاک کیا اور صداقت فکر کے اعجاز سے شاعری میں اثر آفرینی پیدا کی-

جیون کے دن کاٹ رہی ہے

کھارا سا گر پاٹ رہی ہے

تہمتیں پردہ نشینوں پہ لگا کرتی ہیں

سو میرے واسطے خود میری رد امسئلہ ہے

سیدہ بختاور شاہ کی شاعری میں لہجے کی روانی و سادگی، اسلوب کی رانائی اور رعنائی، زبان و بیان کی حلاوت و شیرینی اور تراکیب و بندش کی چستی و برجستگی بڑی آہسہ روی کے ساتھ جاری و ساری نظر آتی ہے جو اردو شاعری میں ایک خوشگوار اضافہ ہیں- ساجد حمید ساجد ان کی غزل کے متعلق لکھتے ہیں

تکنیکی اظہار میں شفق کی شاعری اگرچہ روایتی رکھ رکھاؤ کے ساتھ کلاسیکی سانچوں میں ڈھل کر صورت پذیر ہوتی ہے لیکن یہ سانچے انھیں جدید اسلوب بھی فراہم کرتے ہیں یہ صنف غزل کے طور پر غزل کی یکسانیت اور کہنگی شاعر کی تصویری پیکر کے اظہار و ابلاغ میں آڑے آتی ہے لیکن "ہوک" کی شاعرہ نے کمال مہارت سے اپنا راستہ بنایا اور نہایت عمدگی سے نئے اور دل پذیر مضامین کو غزل کے سانچے میں ڈھالا- مضامین کا تنوع، راستی و تقدس، کیف و تاثر، عصری تقاضوں سے آگاہی و ہم

آہنگی، سماجی مسائل کا شعور و ادراک، فنی پختگی، ندرت خیال ان کی شاعری کو حیران کن حد تک قبول خاطر بناتی ہے ان کی شاعری کو پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ غزل کبھی کہنگی کا شکار نہیں ہو سکتی۔

سیدہ بختاور شاہ کی شاعری ایک زندہ آئینہ ہے جس کی جلوہ سامانی حیاتیاتی، ادراکی، نفسیاتی اور رومانی ہے ان کے فن کی دنیا بہت وسیع ہے وہ جو سچائی محسوس کرتی ہیں وہ لکھ دیتی ہیں ان کا سفر کائنات سے ذات کی طرف نہیں بل کہ ذات سے کائنات کی طرف شروع ہوتا ہے۔

معذرت چاہتی ہوں تلخ نوائی کے لیے

یہ ہم جو ہنستے ہنساتے ہیں یوں سمجھ لیجیے

دل میں طاقت ہی نہیں نغمہ سرائی کے لیے

کسی بہانے سے فریاد کرتے رہتے ہیں

ہم نے کیا کیا تمھیں بخشا تھا تمہیں یاد تو ہے

دل کے داغوں پر نظر کر پاؤں کے چھالے نہ گن

پھر بھی اک بار جتانے کی اجازت دیجئے

دیکھ کیسے مشکلوں میں مسکرا لیتی ہوں میں

سیدہ بختاور شاہ کو قدرت نے دل گداختہ سے نوازااور دل نے کچھ ایسے تجربات عطا کیے کہ شعر وادب سے فطری لگاؤ نے ان کے اظہار بیان میں حسن اور تاثیر پیدا کر دیئے رانا سعید دوشی آپ کے متعلق لکھتی ہیں

سیدہ بختاور شاہ کا اولین شعری مجموعہ "محور سے نکل گیا ستارہ" کے مطالعہ سے ہوتا ہے کہ وہ ایسی شاعرہ ہیں جس کے پاس کہنے کے لیے بات ہے اور اسے کہنے کا سلیقہ بھی آتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی شاعری میں شعریت، قوس قزح کی صورت لہریے لیتی محسوس ہوتی ہے۔

سعیدہ بختاور شاہ کی شاعری کا کثیر حصہ ان کی داخلی کیفیات واحساسات کا مظہر ہے جس میں سمندر کی گہرائی اور صحرا کی وسعت محسوس کی جاسکتی ہے یہی احساس شدت ہے جس کے متعلق سعید صاحب لکھتے ہیں

سعیدہ بختاور شاہ شفق کی شاعری احساس کی شاعری ہے آپ نے جذبات کو الفاظ دیے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ کے پاس قدرت کا ودیعت کردہ وہ انداز بیان ہے کہ بات دل تک اتر جائے جہاں معنی آفرینی اور فن اظہار اس طرح چھو رہا ہو تو وہاں بڑی شاعری جنم لیتی ہے۔کوئی موتیا کے پھولوں کی باس کو کس طرح بیان میں لائے گا؟ شفق ایسا کر سکتی ہیں اور یہی ان کا کمال ہے آپ ان چند فنکاروں میں سے ہیں جن سے میں تاثر ہوا ہوں۔

سعیدہ بختاور شاہ نے زندگی کے نشیب و فراز اور اس کے اتار چڑھاؤ کو ترتیب سے دیکھا اس لیے زندگی کے حقائق کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے آپ نے شاعری میں روایتی اسلوب اختیار نہیں کیا بل کہ شعور وادراک کے ساتھ بدلتے حالات کا محاسبہ اور مشاہدہ بھی کیا ہے۔آپ مزاج دان شاعرہ ہیں جو حیات اور مسائل حیات سے متعلق شاہد ہی کوئی ایسا گوشہ رہا ہو جہاں ان کی اشہب قلم کے قدموں کی چاپ نہ پڑی ہو آپ کا شمار ان فن کاروں میں ہوتا ہے جو دیر سے آتے ہیں اور آتے ہی اگلی صف میں جگہ پالیتے ہیں جو گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ شاعری میں بھی خود اعتمادی سے کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہیں۔

References:

1-urdu shari ka mizaj,Dr Wazeer Agha,Lahore urdu Bazar 1993,page222

2-Mahwar sy Nikal gaya sitara,Sayyada Bakhtawar Shah shafaq,Missal publisher Faisalabad,2014,page no 34

3- Mahwar sy Nikal gaya sitara,Sayyada Bakhtawar Shah shafaq,Missal publisher Faisalabad,2014,page no 44

4- Mahwar sy Nikal gaya sitara,Sayyada Bakhtawar Shah shafaq,Missal publisher Faisalabad,2014,page no 50

5- Mahwar sy Nikal gaya sitara,Sayyada Bakhtawar Shah shafaq,Missal publisher Faisalabad,2014,page no 65

6- Mahwar sy Nikal gaya sitara,Sayyada Bakhtawar Shah shafaq,Missal publisher Faisalabad2014,page no 78

7- Mahwar sy Nikal gaya sitara,Sayyada Bakhtawar Shah shafaq,Missal publisher Faisalabad2014,page no 80

8- Mahwar sy Nikal gaya sitara,Sayyada Bakhtawar Shah shafaq,Missal publisher Faisalabad2014,page no 82